Consolidating Democracy in Pakistan

پائیدار ترقیاتی ہدف 6:
سب کے لئے پانی اور صحت وصفائی کی سہولیات تک رسائی کو یقینی بنانا

بریفنگ پیپر

Consolidating
Democracy
in Pakistan
تعبیر

پائیدار ترقیاتی ہدف 6:
سب کے لئے پانی اور صحت و صفائی کی سہولیات تک رسائی کو یقینی بنانا

بریفنگ پیپر

پلڈاٹ، خودمختار، غیر جانبدار اور بلامنافع بنیادوں پر کام کرنے والا ایک پاکستانی تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ مصدرہ 1860ء (قانون نمبر 21 بابت 1860ء) کے تحت، بلامنافع کام کرنے والے ایک ادارے کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔

کاپی رائٹ: پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی۔ پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں شائع کردہ

اشاعت: فروری 2019

آئی ایس بی این: 978-969-558-734-6

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

Consolidating Democracy in Pakistan تعبیر

ڈی اے آئی - سی ڈی آئی پی

آفس: 3rd فلور، بیورلی سینٹر، بلیو ایریا، اسلام آباد

Consolidating Democracy in Pakistan تعبیر

مندرجات

پیش لفظ 05
تعارف اور پس منظر 07
پائیدار ترقیاتی ہدف 6: پانی اور صحت و صفائی کی سہولیات تک سب کی رسائی کو یقینی بنانا 08
پائیدار ترقیاتی ہدف 6 کے مقاصد اور انڈیکیٹرز 10
پائیدار ترقیاتی ہدف 6 پر عملدرآمد کی عالمی پیش رفت 11
پاکستان کی صورت حال 12
اعداد و شمار کی رپورٹنگ میں مشکلات 16
سیاسی جماعتوں کے لئے پائیدار ترقیاتی ہدف 6: پانی اور صحت و صفائی تک سب کی رسائی کو یقینی بنانا' کے بارے میں جاننا کیوں اہم ہے؟ 16

باکسز' اشکال اور جدول

باکس نمبر 1: اصطلاحات کی تعریفات 08

شکل نمبر 1: 17 پائیدار ترقیاتی اہداف 07
شکل نمبر 2: پانی کی قلت والے ممالک: 2040 13
شکل نمبر 3: پانی کی زیادہ قلت والے 33 ممالک: 2040 13

جدول 1: پائیدار ترقیاتی ہدف 6 کے مقاصد اور انڈیکیٹرز 10

حوالہ جات 18

پیش لفظ

'پائیدار ترقیاتی ہدف 6: پانی اور صحت وصفائی کی سہولیات تک سب کی رسائی کو یقینی بنانے کے موضوع پر یہ بریفنگ پیپر' پائیدار ترقیاتی اہداف اور پاکستان میں ان اہداف کے حصول میں پیش رفت کے حوالے سے پاکستان کے بین الاقوامی معاہدوں کے بارے میں سیاسی جماعتوں کے ذمہ داران کو بنیادی معلومات فراہم کرنا ہے۔

پاکستان نے پائیدار ترقیاتی اہداف کو پاکستان کے قومی ترقیاتی اہداف کے طور پر اختیار کیا ہے۔ ان اہداف کو قومی' صوبائی اور مقامی منصوبہ بندی اور مالیاتی فریم ورک کے ساتھ جوڑا جا رہا ہے۔ پائیدار ترقیاتی اہداف پر عملدرآمد کی مختلف سطحوں پر نگرانی اور مانیٹرنگ میں سیاسی جماعتوں کا کردار اہم ہے اور یہ بات اہم ہے کہ وہ پائیدار ترقیاتی اہداف کی ریاستی منصوبہ بندی اور عملدرآمد کے عمل میں شامل ہوں اور اس کی نگرانی کریں۔

یہ بریفنگ پیپر پلڈاٹ کی جائنٹ ڈائریکٹر' محترمہ آسیہ ریاض نے تحریر کیا ہے۔

اعلان لاتعلقی

اس پیپر میں شامل اعداد وشمار کی درستگی کو یقینی بنانے کے لئے ہر ممکن سعی کی گئی ہے۔ لہذا' کوئی بھی چوک یا سہو غیر ارادی ہو گی۔

اسلام آباد

فروری 2019

تعارف اور پس منظر

پائیدار ترقیاتی اہداف (SDGs) جو عالمی اہداف بھی کہلاتے ہیں، سے مراد غربت کے خاتمے، کرہ ارض کے تحفظ اور تمام لوگوں کے امن اور خوشحالی کو یقینی بنانے کیلئے عالمی سطح پر کوشش کرنا ہے۔ [1]

پائیدار ترقیاتی اہداف جن کی کل تعداد 17 ہے، کی بنیاد سابقہ ملینیم ترقیاتی اہداف(MDGs) کے ذریعے پیدا کردہ تحرک پر رکھی گئی اور ان میں کچھ نئے شعبے شامل کئے گئے جن میں دیگر ترجیحات کے علاوہ ماحولیاتی تغیر، معاشی عدم مساوات، جدت، دیرپا کھپت، امن و انصاف بھی شامل ہیں۔ ان SDGs کا مقصد ایسے عالمی اہداف کی ایک فہرست تیار کرنا ہے جو ماحولیاتی، سیاسی اور معاشی لحاظ سے دنیا کیلئے چیلنجز ہیں۔

اگرچہ تمام 17 پائیدار ترقیاتی اہداف میں سے ہر ہدف کسی مخصوص شعبے پر مرکوز ہے تاہم تمام اہداف اس طریق سے ایک دوسرے سے منسلک ہیں کہ ایک ہدف کی تکمیل کیلئے کسی دوسرے یا تمام اہداف کے مسائل سے نمٹنا پڑتا ہے۔

شکل نمبر 17:1 پائیدار ترقیاتی اہداف

ماخذ UN.ORG

پاکستان اقوام متحدہ کے 189 ممالک میں سے ایک ہے جو "ہماری دنیا میں تبدیلی: پائیدار ترقی کیلئے 2030 ایجنڈا" میں شامل پائیدار ترقیاتی اہداف(SDGs) کے حصول کیلئے کوشاں ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ 2015 تک ملینیم ترقیاتی اہداف (MDGs) کے 33 انڈیکیٹرز پر پاکستان کی پیش رفت سے عیاں ہوتا ہے کہ 9 انڈیکیٹرز کے اہداف کیلئے ہم درست سمت میں جارہے ہیں جبکہ بقیہ 24 انڈیکیٹرز پر ہماری سمت درست نہیں ہے۔ لہٰذا اقوام متحدہ کے آئندہ ترقیاتی ایجنڈے یعنی SDGs کے حصول اور اس پر بروقت اور موثر عملدرآمد کیلئے پاکستان کی صلاحیت اور حکمت عملی پر نگرانی کی ضرورت ہے۔

2015 کے بعد ملینیم ترقیاتی اہداف(MDGs) کو پائیدار ترقیاتی اہداف میں بدل دیا گیا جن میں اس بات پر خصوصی توجہ دی گئی کہ ان اہداف کو کس طرح مقامی بنایا جائے۔ اس کیلئے سیاسی جماعتوں کا کردار نہایت اہم ہے۔ اس کی وجہ نہ صرف یہ ہے کہ سیاسی جماعتوں کو مقامی ضروریات کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے بلکہ سیاسی جماعتوں کو SDGs سے روشناس ہونا چاہیے تاکہ وہ پاکستان کی ان اہداف پر عملدرآمد کیلئے ترقی کی صورت حال کو سمجھ سکیں۔

پائیدار ترقیاتی اہداف کو سمجھنا اس لئے بھی ضروری ہے تاکہ سیاسی جماعتیں وفاق اور صوبوں کی پالیسیوں اور قانونی فریم ورک یعنی SDGs کے درمیان فرق اور پالیسیوں، قواعد اور مسلسل نگرانی کیلئے ضرورت کی شکل میں اس ترقیاتی ایجنڈے کیلئے مطلوب اصلاحات سے آگاہ رہیں۔ اس صورت حال میں یہ ضروری ہے کہ سیاسی جماعتیں ان SDGs کو اپنے انتخابی منشور میں شامل کریں اور برسراقتدار سیاسی جماعتوں کے منشور میں ان SDGs کے نفاذ کی نگرانی کریں۔

پائیدار ترقیاتی ہدف 6: پانی اور صحت وصفائی کی سہولیات تک سب کی رسائی کو یقینی بنانا

چھٹے ہدف کا مقصد سب کیلئے پانی اور صحت و صفائی کی سہولیات تک رسائی کو یقینی بنانا ہے۔ چھٹے ہدف کو مختصراً صاف پانی اور صحت وصفائی کے طور پر بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔

یہ ہدف مقرر کرنے کا پس منظر یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق پوری دنیا میں پانی کی قلت سے 40 فیصد افراد متاثر ہو رہے ہیں اور موسمی تغیر کے نتیجے میں دنیا کا درجہ حرارت بڑھ جائے گا۔ اگرچہ 1990 سے لے کر تقریباً 21 کروڑ افراد کی صاف پانی اور صحت وصفائی کی سہولیات تک رسائی ممکن ہوئی، پینے کے صاف پانی کی فراہمی کی قلت ایک اہم مسئلہ ہے جس سے ہر براعظم متاثر ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ 2050 تک پوری دنیا میں ہر چار افراد میں سے ایک فرد پانی کی قلت سے متاثر ہوگا۔

لہٰذا چھٹے ہدف میں اس بات پر توجہ دی گئی ہے کہ 2030 تک پینے کے صاف اور سستے پانی تک ہر جگہ رسائی ہو۔ اس ہدف میں تمام ملکوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ہر سطح پر مناسب انفراسٹرکچر اور صحت و صفائی کی سہولیات کی فراہمی کی حوصلہ افزائی کریں۔ اس ہدف میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ واٹر ایکو سسٹمز مثلاً جنگلات، پہاڑ، مرطوب زمینوں اور دریاؤں کے تحفظ اور بحالی کیلئے اقدام اٹھائے جائیں۔

پہلا باکس: اصطلاحات کی تعریفات

قلت: پانی کی قلت سے مراد پانی کی فراہمی میں حقیقی کمی یا باقاعدہ فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے اداروں کی ناکامی یا مناسب انفراسٹرکچر میں کمی ہے۔

پانی کی قلت: پانی کی قلت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کسی مخصوص وقت کے دوران پانی کی طلب، پانی کی فراہمی سے بڑھ جاتی ہے یا جب غیر معیاری ہونے کی وجہ سے پانی کے استعمال میں کمی آجاتی ہے۔ پانی کی قلت، تازہ پانی کے ذخائر کی مقدار (پانی کا حد سے زائد استعمال، دریاؤں کا خشک ہونا وغیرہ) اور معیار (پودوں میں مفید اجزا کا ضرورت سے زائد ہونا، نامیاتی مواد کی آلودگی، پانی کا نمکین ہونا وغیرہ) کی کمی کا باعث بنتا ہے۔[2]

مناسب مقدار: ہر فرد کیلئے ذاتی اور گھریلو استعمال کیلئے پانی کی مناسب مقدار کی مسلسل فراہمی کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ پانی کے ایسے استعمال میں پینے کا پانی، ذاتی صحت وصفائی، کپڑے دھونا، کھانا پکانا، ذاتی اور گھریلو صفائی کیلئے پانی کا استعمال شامل ہے۔[3]

محفوظ: ذاتی اور گھریلو استعمال کیلئے پانی محفوظ ہونا چاہیے۔ یہ ہر قسم کے جراثیم، کیمیائی مواد، تابکار اثرات سے پاک ہونا چاہیے تاکہ یہ انسانی صحت کیلئے نقصان دہ نہ ہو۔ پینے کے پانی کو محفوظ بنانے کیلئے اختیار کی جانے والی تدابیر قومی اور/یا مقامی معیارات کے مطابق ہوتی ہیں۔[4]

قابل قبول: ذاتی اور گھریلو استعمال کے پانی کا رنگ، بو اور ذائقہ قابل قبول ہونا چاہیے۔ پانی کی تمام سہولیات کی فراہمی علاقے کے کلچر، جنس، دائرہ حیات اور نجی ضروریات کے مطابق ہونی چاہیے۔[5]

فی الحقیقت قابل رسائی: ہر شخص کو پانی اور صحت وصفائی کی سہولیات تک رسائی کا حق حاصل ہے۔ یہ سہولیات اس کے گھر، تعلیمی ادارے، کام کرنے کی جگہ یا صحت کے اداروں کے اندر یا قریب واقع ہونی چاہئیں۔[6]

باکفائت: پانی اور پانی کی سہولیات ہر ایک کیلئے باکفائت ہونی چاہئیں۔[7]

صحت وصفائی: صحت وصفائی سے مراد غسل خانوں سے خارج ہونے والی انسانی اخراج کا گھروں اور ٹریٹمنٹ پلانٹس تک محفوظ استعمال یا ڈسپوزل ہے۔ عام الفاظ میں صحت وصفائی سے مراد ٹھوس اور حیوانی فضلے کو مناسب طور پر ٹھکانے لگانا بھی ہے۔[8]

حفظان صحت: حفظان صحت سے مراد ایسے طور طریقے اور عادات ہیں جو تندرستی اور بیماریوں کی روک تھام کیلئے معاون ہیں۔ ان میں ہاتھ دھونا، ماہواری کی حفظان صحت اور خوراک کی صفائی کی عادات شامل ہیں۔[9]

مناسب: اس سے مراد ایک نظام ہے جس کے ذریعے جسمانی غلاظت انسانوں سے دور رکھی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ فضلے کو دوبارہ استعمال یا اس کو مناسب جگہ پر ٹھکانے لگانے یا لے جانا شامل ہے۔[10]

منصفانہ: اس سے مراد آبادی کے ذیلی گروہوں کے درمیان ناانصافیوں میں بتدریج کمی اور خاتمہ ہے۔[11]

اچھے پانی کا وسیع معیار: اچھے پانی کا مطلب پانی کا وہ وسیع معیار ہے جو بنیادی پانی کے وسیع معیار کے پیرامیٹرز کے مطابق ایکوسسٹم اور انسانی صحت کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ مجموعی طور پر پانی کے معیار کو پیرامیٹرز کے ایک بنیادی سیٹ کے ذریعے جانچا جاتا ہے۔ یہ پیرامیٹرز دنیا کے مختلف حصوں کے پانی میں پائے جانے والی کثافتوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ سطحی پانی کیلئے یہ پیرامیٹر پانی میں حل شدہ آکسیجن، اس کی برقی ایصالیت، اس میں موجود نائٹروجن، فاسفورس اور اس کی پی ایچ ہیں جبکہ زیر زمین پانی کیلئے یہ پیرامیٹرز اس کی برقی ایصالیت اس میں موجود نائٹریٹ اور اس کی پی ایچ ہیں۔

پانی استعمال کرنے کی صلاحیت: پانی استعمال کرنے کی صلاحیت سے مراد قومی سطح پر ہر شعبے میں پانی کے استعمال اور اس کے کل استعمال میں تناسب کے مطابق اہم اقتصادی شعبوں میں پانی کے استعمال کی صلاحیتوں کا مجموعہ ہے۔ SDG کے ہدف 6.4 کے معاشی جز کو بیان کرنے کیلئے انڈیکیٹر وضع کیا گیا ہے۔[12]

پانی کے ذخائر کا مربوط انصرام: Integrated Water Resource Management کے چار اہم اجزاء کے جائزے کے ذریعے انڈیکیٹر 6.5.1 پانی کے ذخائر کے مربوط انصرام پر عملدرآمد کی صورتحال واضح کرتا ہے۔ ان اجزاء میں ماحول، ادارے، عوام کی شمولیت، انتظامی آلات اور مالی وسائل کی فراہمی شامل ہیں۔ اس میں پانی کے مختلف صارفین اور اس کے مصارف کو مدنظر رکھا جاتا ہے جس کا مقصد مثبت تبدیلی ہر سطح پر بشمول بین السرحد جہاں ممکن ہو، معاشی اور ماحولیاتی اثرات کی نشاندہی کرنا ہے۔[13]

تحفظ: یہ انڈیکیٹر ایکوسسٹمز کی تنزلی اور تباہی روکتا ہے اور پہلے سے تباہ شدہ ایکوسسٹمز کی بحالی میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اس کے ہدف میں آبی ایکوسسٹمز جیسا کہ مرطوب زمینیں، دریا، جھیلیں، آبی ذخائر اور زیر زمین پانی اور پہاڑوں اور جنگلوں کے ایکوسسٹمز شامل ہیں۔ یہ ایکوسسٹمز تازہ پانی کو ذخیرہ کرنے اور پانی کے معیار کو برقرار رکھنے کیلئے خصوصی کردار ادا کرتے ہیں۔[14]

شمولیت: ہدف 6۔بی کا مقصد پانی اور صحت وصفائی کی منصوبہ بندی اور انصرام میں مقامی افراد کو شامل کرنا ہے تاکہ تمام لوگوں کی ضروریات پوری ہوسکیں۔ متعلقہ لوگوں کی شمولیت اس لئے بھی ضروری ہے کہ فنی اور انتظامی حل مخصوص سماجی و اقتصادی حالات کیلئے موزوں ہوں۔مزید یہ کہ کسی بھی مخصوص ترقیاتی فیصلے کے اثرات کو مکمل طور پر جانچا جاسکے اور ان کے دیرپا حل پر عملدرآمد میں مقامی افراد کی حوصلہ افزائی ہو۔مقامی افراد کی بامعنی شمولیت کے فروغ جو IWRM کا اہم جزو ہے‘ کے ذریعے ہدف 6۔بی‘SDG۔6 کے اہداف (اہداف 6.1-6.6 اور 6۔اے) پر عملدرآمد کو فروغ دیتا ہے۔[15]

صحت وصفائی کی بہتر سہولت: صحت وصفائی کی بہتر سہولت میں فلش یا پور فلش غسل خانے‘ سیوریج سسٹم‘ سیپٹک ٹینک یا گھڑوں والی لیٹرینیں‘ گھڑوں والی بہتر لیٹرینیں اور مخلوط لیٹرینین شامل ہیں۔[16]

پانی کی شدید قلت: پانی کی قلت: تازہ پانی کے استعمال کے لحاظ سے اس کی فراہمی اہم اقتصادی شعبوں میں تازہ پانی کی کل مقدار اور پانی کی ماحولیاتی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے‘ اور تازہ پانی کے کل قابل تجدید ذخائر کے درمیان تناسب ہے۔یہ انڈیکیٹر پانی چھوڑنے کی شدت کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور یہ SDG کے ہدف 6.4 کے حصول کی جانب اٹھائے جانے والے اقدام کو جانچتا ہے۔

پائیدار ترقیاتی ہدف 6 کے مقاصد اور انڈیکیٹرز

دستخط کرنے والے ہر ملک کی جانب سے ترقیاتی ہدف پر عملدرآمد کیلئے ہر ترقیاتی ہدف کے کئی مقاصد اور انڈیکیٹرز ہوتے ہیں۔ پائیدار ترقیاتی ہدف 6: پانی اور صحت وصفائی کی سہولیات تک سب کی رسائی کو یقینی بنانا‘ کے مقاصد اور انڈیکیٹرز ذیل میں دیئے جارہے ہیں:

جدول نمبر 1: پائیدار ترقیاتی ہدف 6 کے مقاصد اور انڈیکیٹرز

نمبر	مقاصد	نمبر	انڈیکیٹرز
6.1	2030 تک پینے کے محفوظ اور باکفایت پانی تک سب کیلئے‘ ہر جگہ‘ مساوی رسائی یقینی بنانا۔	6.1.1	محفوظ طریقے سے انصرام کردہ پینے کا پانی استعمال کرنے والی آبادی کا تناسب
6.2	2030 تک سب کیلئے موزوں اور مساوی صحت وصفائی اور حفظان صحت کی سہولیات تک رسائی یقینی بنانا جس میں خواتین اور لڑکیوں کے علاوہ غیر محفوظ حالات سے دوچار افراد کی ضروریات پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔	6.2.1	محفوظ طریقے سے انصرام کردہ صحت وصفائی‘ بشمول صابن اور پانی سے ہاتھ دھونے‘ کی خدمات استعمال کرنے والی آبادی کا تناسب
6.3	2030 تک پانی کا معیار بہتر بنانے کیلئے آلودگی کم کرنا‘ کوڑے کے ڈھیر (Dumping) ختم کرنا اور خطرناک کیمیائی و دیگر مواد کے اخراج کو کم سے کم کرنا‘ کثافتیں دور کرنے کے عمل سے نہ گزارے گئے (Untreated) فالتو پانی کا تناسب نصف کرنا اور عالمی سطح پر ری سائیکلنگ اور محفوظ دوبارہ استعمال میں خاطر خواہ اضافہ کرنا۔	6.3.1	استعمال شدہ پانی کے محفوظ ٹریٹمنٹ کا تناسب
		6.3.2	اچھے معیار کے محصور پانی کی باڈیز کا تناسب

جدول نمبر 1: پائیدار ترقیاتی ہدف 6 کے مقاصد اور انڈیکیٹرز

6.4	2030 تک تمام شعبوں میں پانی کے عمدہ طریقے سے استعمال میں خاطرخواہ اضافہ اور پانی کی قلت دور کرنے اور پانی کی قلت کا شکار افراد کی تعداد خاطرخواہ حد تک کم کرنے کیلئے تازہ پانی کی دیرپا انداز میں پس قدمی اور رسد یقینی بنانا۔	6.4.1	پانی کے عمدہ طریقے سے استعمال میں تبدیلی
		6.4.2	پانی کی قلت کی سطح: تازہ پانی کی دیرپا انداز میں پس قدمی بطور دستیاب تازہ پانی کے وسائل کے تناسب
6.5	2030 تک ہر سطح پر آبی وسائل کے باہم مربوط انداز میں عمدہ استعمال کا اہتمام کرنا، جس کے اقدامات میں، جہاں ضروری ہو، سرحدوں سے ماورا تعاون بھی شامل ہے۔	6.5.1	مربوط آبی وسائل کے انصرام وعملدرآمد کی ڈگری
		6.5.2	سرحدوں سے ماورا بیسن ایریا کا آبی تعاون کے لئے آپریشنل انصرام سے تناسب
6.6	2020 تک پانی سے متعلق ماحولیاتی نظاموں بشمول پہاڑوں، جنگلات، نم زمینوں، دریاؤں، زیرزمین ذخائر اور جھیلوں کا تحفظ اور بحالی۔	6.6.1	وقت کے ساتھ پانی سے متعلقہ ماحولیاتی نظاموں کی وسعت میں تبدیلی

پائیدار ترقیاتی ہدف 6 پر عملدرآمد کی عالمی پیش رفت

پائیدار ترقیاتی ہدف 6 پر عملدرآمد کی بیشتر رفت کے مخلوط نتائج سامنے آئے ہیں۔ دنیا کی زیادہ تر آبادی ابھی تک صحت وصفائی کی سہولیات سے محروم ہے اور ہر 10 میں سے 3 افراد صاف پانی سے محروم ہیں۔ پائیدار ترقیاتی اہداف کی رپورٹ 2018 میں عملدرآمد کی علاقائی صورتحال بیان کی گئی ہے۔ اس کے مطابق 2015 میں 52 کروڑ افراد (دنیا کی آبادی کا 71 فیصد) پینے کے صاف پانی کی سہولیات سے مستفید ہوئے۔ [17]

اس کا مطلب یہ ہے کہ پانی کے ذخائر آبادیوں کے قریب واقع تھے اور بوقت ضرورت اور آلودگی سے پاک پانی کی فراہمی یقینی تھی۔ اس کے علاوہ 13 کروڑ افراد (آبادی کا 17 فیصد) پینے کے صاف پانی کی بنیادی سہولیات جو 30 منٹ کی مسافت سے دور واقع نہیں تھیں، سے مستفید ہوئے۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ 84 کروڑ افراد ابھی تک پانی کی بنیادی سہولت سے محروم ہیں۔ 2015 میں 84 ممالک کے اندازوں کے مطابق، دنیا کی آبادی کے 39 فیصد نے صحت وصفائی کی بنیادی سہولیات جن کے ذریعے انسانی فضلے کو محفوظ طریقے سے ٹھکانے لگایا جاتا ہے، سے مستفید ہوئے۔ اس کے علاوہ دنیا کی آبادی کے 29 فیصد افراد نے صحت وصفائی کی بنیادی ایسی سہولیات جو مشترک نہ تھیں، استعمال

کیں۔ اس سال 23 کروڑ افراد صحت وصفائی کی بنیادی سہولت سے محروم رہے اور 89 کروڑ 2 لاکھ افراد نے کھلے عام تلچھٹ کی۔ پسماندہ ترین ممالک کے 27 فیصد افراد ہاتھ دھونے کی بنیادی سہولیات سے مستفید ہوئے۔

پاکستان کی صورتحال

اقوام متحدہ کے اعلیٰ سطحی سیاسی فورم برائے پائیدار ترقی کے 2019 کے اجلاس میں پاکستان اپنا وولینٹری نیشنل ریویو پیش کرے گا۔ پاکستان میں متعلقہ افراد کے ایک گروہ نے ایک رپورٹ جاری کی ہے جس میں SDGs پر عملدرآمد سے متعلق ملک کی کامیابیوں اور ان میں درپیش مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے۔[18] اس رپورٹ کے مطابق SDG-1 (غربت کا خاتمہ)، 3 (اچھی صحت اور بھلائی)، 4 (معیاری تعلیم)، 6 (صاف پانی اور صحت و صفائی)، 8 (اچھا کام اور معاشی ترقی) اور 16 (امن، انصاف اور اداروں کا استحکام) ملک کی ترجیح ہیں اور حکومت نے نیشنل SDG فریم ورک جس میں نیشنل SDG کے مقاصد اور انڈیکیٹرز شامل ہیں، کی منظوری دی ہے۔ SDGs سے متعلق پالیسیوں پر عملدرآمد کے لحاظ سے رپورٹ مایوس کن ہے اور حکومت کی ہر سطح پر اداروں اور SDG کے نفاذ کی پیش رفت اور مسائل سے نمٹنے کیلئے قائم کی گئی ٹاسک فورسز اور یونٹس میں انتہائی کمزور تعاون پایا گیا ہے۔

پاکستان کو کافی عرصہ سے پانی کی قلت اور پینے کے صاف پانی کی فراہمی کی نامناسب سہولیات کا سامنا ہے۔ پاکستان دنیا کے ایسے 37 ممالک میں شامل ہے جنہیں پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ یہ ایک ایسی صورتحال ہوتی ہے جس میں پانی کی کھپت پانی کی فراہمی سے زیادہ ہوتی ہے یا جب غیر معیاری ہونے کی وجہ سے پانی کے استعمال میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 2025 تک ملک میں پانی کی شدید کمی واقع ہوجائے گی۔

گزشتہ چند سالوں کے دوران پاکستان میں پانی اور صحت وصفائی تک لوگوں کی رسائی میں اضافہ ہوا ہے لیکن پانی کی آلودگی کی وجہ سے خراب صحت وصفائی سے جڑے خطرات میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ پورے پاکستان میں پانی کے نمونوں سے ظاہر ہوا ہے کہ سطحی اور زیرزمین پانی میں ای کولی کی شرح میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ براہ راست استعمال کے علاوہ فصلوں کو سیراب کرنے کیلئے گندا پانی سطحی پانی اور زیر زمین پانی میں مسلسل شامل ہوتا رہتا ہے۔[19]

پاکستان کے اکانومک سروے 2017-18[20] کے مطابق پینے کے پانی اور صحت وصفائی کی سہولیات کی جانب خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت لوگوں کی ایک بڑی تعداد پینے کے پانی یا کم گہرے پانی سے محروم ہے اور صحت وصفائی کے نظام کی کمی ہے۔ صحت وصفائی کی سہولیات کی کمی کی وجہ سے نہ صرف بیماریاں پھیلتی ہیں بلکہ ایکو سسٹمز پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ رپورٹ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں پانی کے فقدان کی وجہ سے مستقبل میں زراعت کیلئے پانی کی وافر مقدار کی مسلسل فراہمی کیلئے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس ضروری ہیں۔ بے شک ہماری صنعت میں مقامی طور پر ویسٹ/سیوریج واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس کو ڈیزائن کرنے اور بنانے کی صلاحیت موجود ہے تاہم انتہائی کم مقدار میں صنعتوں سے خارج ہونے والا فاضل پانی انتہائی کم مقدار میں صاف یا دوبارہ استعمال میں لایا جاتا ہے۔

پچھلے کئی سالوں سے آبادی میں اضافے کی وجہ سے صاف پانی اور صحت وصفائی کی سہولیات کی فراہمی کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ پاکستان

ان دس ممالک کی فہرست میں سے پہلے نمبر پر ہے جہاں صاف پانی کی فراہمی سب سے کم ہے۔[21]

اگرچہ پاکستان نے اپنی رینکنگ بہتر کی ہے اور ان دس ممالک میں پانچویں نمبر پر ہے جن میں تعداد کے لحاظ سے سال 2000 سے لے کر پانی تک رسائی میں اضافہ ہوا ہے۔ ان شہریوں کی تعداد 4 کروڑ 40 لاکھ ہے۔ یہ تعداد چین، بھارت، انڈونیشیا اور نائیجیریا سے کم ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں 88.5 فیصد افراد کو گھر کے قریب پینے کے صاف پانی تک رسائی ہے۔ 79.2 فیصد پسماندہ افراد جبکہ 98 فیصد امیر افراد صاف پانی پیتے ہیں۔[22]

ورلڈ ریسورسز انسٹیٹیوٹ کی رپورٹ کے مطابق اگر موجودہ صورتحال برقرار رہی اور پانی کی فراہمی اور موثر اور یکساں حکمت عملی پر سرمایہ کاری نہ کی گئی تو 2040 تک پاکستان، پانی کی شدید قلت کے شکار ممالک کی فہرست میں شامل ہو جائے گا۔ ایسی صورتحال میں 2040 تک پانی کی شدید قلت کا شکار 33 ممالک کی فہرست میں سے پاکستان کا نمبر 23 واں ہے۔

شکل نمبر 2: پانی کی ملک وار قلت: 2040[23]

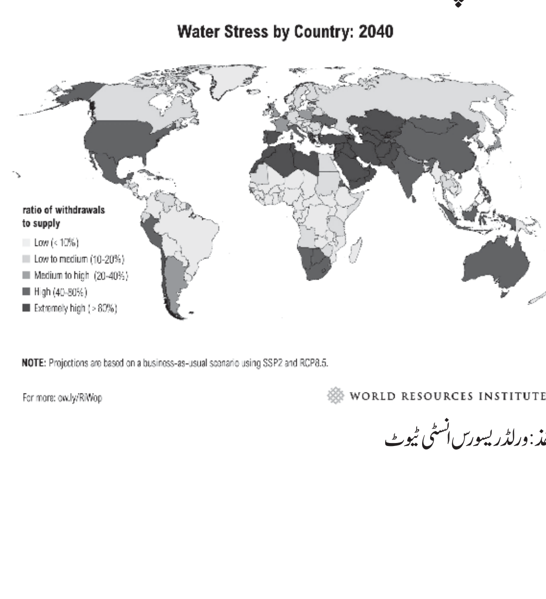

ماخذ: ورلڈ ریسورس انسٹی ٹیوٹ

شکل نمبر 3: پانی کی زیادہ قلت والے 33 ممالک: 2040

RANK	NAME	ALL SECTORS
1	Bahrain	5.00
1	Kuwait	5.00
1	Qatar	5.00
1	San Marino	5.00
1	Singapore	5.00
1	United Arab Emirates	5.00
1	Palestine	5.00
8	Israel	5.00
9	Saudi Arabia	4.99
10	Oman	4.97
11	Lebanon	4.97
12	Kyrgyzstan	4.93
13	Iran	4.91
14	Jordan	4.86
15	Libya	4.77
16	Yemen	4.74
17	Macedonia	4.70

RANK	NAME	ALL SECTORS
18	Azerbaijan	4.69
19	Morocco	4.68
20	Kazakhstan	4.66
21	Iraq	4.66
22	Armenia	4.60
23	Pakistan	4.48
24	Chile	4.45
25	Syria	4.44
26	Turkmenistan	4.30
27	Turkey	4.27
28	Greece	4.23
29	Uzbekistan	4.19
30	Algeria	4.17
31	Afghanistan	4.12
32	Spain	4.07
33	Tunisia	4.06

http://ow.ly/RiWop WORLD RESOURCES INSTITUTE

ماخذ: ورلڈ ریسورس انسٹی ٹیوٹ

اگرچہ بھارت بھی 2040 تک پانی کی شدید قلت کے شکار ممالک کی فہرست میں شامل ہے تاہم 2040 تک پانی کی شدید قلت کے شکار 33 ممالک کی فہرست میں شامل نہیں ہے۔ تاہم ورلڈ ریسورسز انسٹیٹیوٹ کے اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ 10 کروڑ سے زائد افراد غیر معیاری پانی والے علاقوں میں رہتے ہیں۔[24] واٹر گیپ: دنیا کے پانی کی صورتحال 2018 کی رپورٹ کے مطابق آبادی کے لحاظ سے بھارت دنیا کے سرفہرست دس ممالک میں شامل ہے جن میں گھر کے قریب پینے کے صاف پانی تک رسائی سب سے کم ہے۔ بھارت دنیا میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی میں سب سے زیادہ ترقی کرنے والی اقوام میں بھی شامل ہے۔ تاہم اسے زیر زمین پانی کی سطح، قحط، زراعت اور صنعت میں اپنی ضروریات، آلودگی اور پانی کے ذخیرے کے انصرام میں مسائل درپیش ہیں۔ یہ مسائل شدت اختیار کر جاتے ہیں جب ماحولیاتی تغیر موسم کی شدت میں اضافہ کرتے ہیں۔ تاہم بھارت میں 88 فیصد لوگوں کو گھر کے قریب پینے کے صاف پانی تک رسائی حاصل ہے۔ جس کے مقابلے میں پاکستان میں 88.5 فیصد لوگوں کو گھر کے قریب پینے کے صاف پانی تک رسائی حاصل ہے۔[25]

تاہم پاکستان کو پانی تک رسائی اور غیر معیاری پانی دونوں

مسائل درپیش ہیں۔ پاکستان میں 39 فیصد لوگوں کو پینے کے صاف پانی تک رسائی حاصل ہے اور پانی کا معیار مختلف علاقوں میں مختلف ہے۔[26]

دیہی اور پسماندہ علاقے شدید مسائل کا شکار ہیں اور کراچی جیسے بڑے شہروں میں صحت وصفائی کی صورتحال نہایت خطرناک ہے۔

پاکستان میں پانی کی فراہمی پانی کے زیرزمین ذخائر جیسا کہ ہمالیہ کے گلیشئرز اور مون سون کی بارشوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ پانی کے ذخائر کی صلاحیت میں کمی اور زیرزمین پانی کے ناپائیدار استعمال کی وجہ سے ملک پانی کی شدید کمی کا شکار ہے۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق صحت وصفائی کی بنیادی ضروریات کیلئے ایک شخص کو روزانہ 50 سے 100 لیٹر پانی درکار ہوتا ہے۔[27] بین الاقوامی معیار کے مطابق فی کس سالانہ ایک ہزار مربع میٹر پانی درکار ہوتا ہے جبکہ پاکستان میں پانی کی فراہمی فی کس سالانہ پہلے ہی 1038 مربع میٹر تک گر چکی ہے۔ 1951 میں پاکستان میں فی کس پانی کی فراہمی 5100 مربع میٹر تھی جو کم ہو کر 1100 مربع میٹر رہ گئی اور 2025 تک یہ مقدار 700 مربع میٹر رہ جائے گی۔ یہ صورتحال پانی کی حقیقی کمی کہلاتی ہے۔[28]

پانی کی قلت اور غیر معیاری پانی کی دستیابی ایک جامع قومی منصوبہ بندی کے فقدان کا نتیجہ ہے۔ مسلسل خدشات کے باوجود ملک کو واٹر ریسورس مینجمنٹ اور بین الصوبائی اختلافات جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ پاکستان کو غیر معمولی خشک سالی اور بارشوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ پاکستان میں سلسلہ وار قحط جیسی صورتحال اور اس کے بعد سیلاب آ سکتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں پاکستان کو بھاری نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔

پانی کے زیرزمین ذخائر کے بے جا استعمال کی وجہ سے صورتحال مزید خراب ہو جائے گی۔ جس کی وجہ سے پانی کے زیرزمین نفوذ میں تیزی سے اضافہ ہوگا اور جس کے نتیجے میں پانی کی مزید قلت پیدا ہو جائے گی۔ ماحولیاتی تغیر کے نتیجے میں پاکستان میں پہلے سے قلت کا شکار پانی کے ذخائر اور پانی کے تحفظ اور جامع آبی حکمت عملی کے فقدان کی وجہ سے صورتحال مزید خراب ہوگی۔

پانی کی فراہمی میں کمی واقع ہونے کے علاوہ پاکستان میں پانی کے معیار کے مسائل بھی خطرناک حد تک بڑھ چکے ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق اوسطاً صرف 36 فیصد بشمول 41 فیصد شہری اور 32 فیصد دیہی علاقوں کے افراد کو پینے کے صاف پانی تک رسائی حاصل ہے۔ پاکستان کونسل آف ریسرچ ان واٹر کے مطابق پانی کے معیار کو جانچنے کی کوششوں کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ پانی کے حاصل کیے گئے 69 سے 85 فیصد نمونے آلودہ پائے گئے۔[29]

اگرچہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے واٹر سپلائی کی سکیمیں بشمول پبلک فلٹریشن پلانٹس، متعارف کرائیں تاہم یہ سکیمیں پورے ملک کیلئے ناکافی ہیں اور اکثر شہریوں کو ان تک رسائی میں مشکلات درپیش ہیں۔ PCRWR کی رپورٹ پاکستان کے بڑے شہروں میں پانی کے معیار کی صورتحال 2015-16[30] کے مطابق پینے کے پانی کے معیار کے نیشنل سٹینڈرڈز کے موازنے کے نتیجے میں 369 ذخائر میں سے 114 یا 31 فیصد ذخائر محفوظ پائے گئے جبکہ 255 یا 69 فیصد ذخائر غیر محفوظ پائے گئے۔ شہری علاقوں میں بسنے والے زیادہ تر افراد بوتل والے پانی پر انحصار کرتے ہیں لیکن اس میں بھی مہیا ہونے والے پانی کے معیار اور اس کی قیمت کے مسائل سامنے آئے ہیں۔ جیسا کہ سپریم کورٹ آف

پاکستان نے حال ہی میں ان مسائل کی نشاندہی کی۔ PCRWR کے مطابق 8 فیصد بوتلوں والا پانی غیر محفوظ ہے۔[31]

نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا کو صحت وصفائی کی سہولیات کے فقدان کے مسائل کا سامنا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا میں ہر سال 26 لاکھ مرد، خواتین اور خصوصاً بچے غیر محفوظ اور گندے ماحول سے پیدا ہونے والی بیماری سے مرجاتے ہیں۔ 2018 میں دنیا کے ایک تہائی افراد ابھی تک ایسا پانی پی رہے ہیں جو ان کی صحت کیلئے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ 26 کروڑ افراد ابھی تک صحت وصفائی کی سہولیات سے محروم ہیں۔[32]

2017 میں پاکستان صحت وصفائی کی بنیادی سہولیات کی فراہم کے لحاظ سے دنیا کا ساتواں بدترین ملک قرار دیا گیا کیونکہ 42 فیصد افراد صحت وصفائی کی بنیادی سہولیات سے محروم رہے۔ واٹر ایڈ کی رپورٹ کے مطابق 79 فیصد افراد اچھے غسل خانوں جبکہ 37 فیصد افراد گندے پانی کے اخراج کے نظام سے محروم تھے۔ جس کے نتیجے میں پانی کی آلودگی اور انسانی فضلے کے پانی میں شامل ہونے کی وجہ سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔[33]

تعداد کے لحاظ سے شہریوں کو صحت وصفائی کی بنیادی سہولیات کی فراہمی میں پاکستان نے ترقی کی جہاں 58 فیصد افراد کو صحت وصفائی اور 36 فیصد افراد کو صاف پانی تک رسائی حاصل ہے۔ ماہرین کے مطابق اس وقت اور آنے والے دنوں میں پانی کی فراہمی اور صحت و صفائی کے بڑے مسائل کا سامنا ہوگا۔ کھلے عام تلچھٹ کرنے والے افراد کی تعداد 2 کروڑ 20 لاکھ کے لحاظ سے دنیا میں پاکستان پانچویں نمبر پر ہے۔ جس میں شہری اور دیہی علاقوں میں واضح فرق ہے۔ شہری علاقوں میں ایک فیصد سے بھی کم جبکہ دیہاتوں میں 19 فیصد افراد کھلے عام تلچھٹ کرتے ہیں۔[34] اقوام متحدہ کے مطابق صرف بھارت میں 60 کروڑ افراد کھلے عام تلچھٹ کرتے ہیں۔ یہ تعداد دنیا کے دیگر تمام ممالک میں کھلے عام تلچھٹ کرنے والے افراد کی تعداد سے زیادہ ہے۔[35]

تاہم، بھارتی سرکار کے اعداد وشمار کے مطابق صحت وصفائی کی سہولیات کی فراہمی 39 فیصد سے بڑھ کر 65 فیصد ہوگئی ہے۔ تاہم جنوری 2018 کی رپورٹ کے مطابق ان اعداد وشمار کی غیر جانبدارانہ تصدیق نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ورلڈ بینک کی جانب سے 15 کروڑ امریکی ڈالر کے قرضے کی فراہمی میں تاخیر ہوئی ہے۔[36]

پاکستان کو ناقص پانی اور صحت وصفائی کی سہولیات کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑتا ہے۔ اکانومک سروے آف پاکستان کے مطابق گندے پانی اور گندگی کی وجہ سے پھیلنے والی بیماریوں پر قومی آمدن میں سے 38 کروڑ سے 88 کروڑ 30 لاکھ امریکی ڈالر کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے جبکہ ہر سال پانچ سال سے کم عمر 2 لاکھ پچاس ہزار بچے اسہال کی بیماریوں سے مرجاتے ہیں۔

کافی تاخیر کے بعد اپریل 2018 میں مشترکہ مفادات کی کونسل نے پہلی دفعہ نیشنل واٹر پالیسی کی منظوری دی۔[37] اس پالیسی میں

پینے کے پانی اور صحت وصفائی کو ترجیح دی گئی ہے۔ اس کا مقصد ایسے منصوبے تیار کرنا اور اقدام اٹھانا ہے جن کے تحت ملک میں شہری اور دیہی آبادی کو بتدریج پینے کے صاف پانی اور صحت وصفائی کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ اس پالیسی کے مطابق پانی کے ضیاع، چوری اور پانی کی مفت فراہمی میں موثر کمی اور سو فیصد میٹرنگ کے ذریعے شہروں میں پانی کی فراہمی اور صحت وصفائی کے نظام کیلئے معاشی پائیداری کو پوری طرح ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔ اس پالیسی کے مطابق معاشی پائیداری کو یقینی

بنانے کیلئے اربن واٹر ٹیرف پر نظرثانی کی جائے گی اور اس کے علاوہ دیہاتوں میں پانی کی سپلائی اور صحت وصفائی کی سہولیات سستے داموں فراہم کی جائیں گی۔

پالیسی پر چاروں صوبوں نے دستخط کیئے۔اس کے تحت شہری اور دیہی علاقوں میں پینے کا صاف پانی کسی صورت میں بھی مطلوبہ معیار سے کم نہیں ہونا چاہیے۔ایسی سہولیات فراہم کرنے والی ہر ایجنسی اس پر عمل کرے گی۔صوبوں نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ پینے کے پانی اور صحت و صفائی کے تمام منصوبے نیشنل ڈرنکنگ واٹر اینڈ سینیٹیشن پالیسیوں اور پائیدار ترقیاتی اہداف نے مطابق تیار کیئے جائیں۔ یہ پالیسی بیان کرتی ہے کہ نکاسی سے قبل گندا پانی ایک فیصد سے بھی کم صاف کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ابتدائی مرحلے میں مرکزی سطح پر (تکنیکی لحاظ سے) اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دیگر علاقوں میں پانی کے ٹریٹمنٹ کو فروغ دیا جائے گا۔

اعداد وشمار کی رپورٹنگ میں مشکلات

جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔ پاکستان نے قومی ترقیاتی اہداف کے طور پر SDGs اختیار کیے جن کو وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے قومی اور صوبائی منصوبہ بندی کو مرکزی دھارے میں شامل کرنا شروع کر دیا ہے۔

جون 2018 میں فیڈرل SDGs سپورٹ یونٹ کی ایک تحقیق کے مطابق ابتدائی طور پر SDGs کو مرکزی دھارے میں شامل کرنے کیلئے اعداد وشمار کی رپورٹنگ میں خامیوں کا تجزیہ کیا گیا۔اس تحقیق سے پتہ چلا کہ پاکستان نے SDGs کے ضمن میں شہریوں کے ساتھ منصفانہ اور شراکتی برتاؤ کرنے سے متعلق پہلوؤں کو احسن طریق سے اختیار کیا ہے۔جبکہ دوسری جانب دیگر اہداف بشمول صاف پانی اور صحت و صفائی کی سہولیات کی فراہمی پر رپورٹنگ میں بہتری کی ضرورت ہے۔لہٰذا ان اہداف بشمول ہدف۔6 سے متعلقہ وزارتوں کو چاہیے کہ وہ اپنی پالیسیوں اور منصوبوں میں نتیجہ خیز حکمت عملی شامل کریں۔

سیاسی جماعتوں کے لئے پائیدار ترقیاتی ہدف 6: پانی اور صحت و صفائی تک رسائی کو یقینی بنانا' کے بارے میں جاننا کیوں اہم ہے؟

سیاسی جماعتیں جمہوری حکومت کا بنیادی جزو ہوتی ہیں۔ سیاسی جماعتیں اپنے پالیسی ایجنڈا کی بنیاد پر ملکی معاملات چلانے کیلئے لوگوں کی حمایت کرتی ہیں۔لہٰذا یہ انتہائی ضروری ہے کہ سیاسی جماعتوں کو نہ صرف پاکستان کے مسائل بلکہ پاکستان کی جانب سے کئے گئے عالمی معاہدوں سے پوری طرح باخبر ہوں۔

28۔جولائی 2010 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اپنی قرارداد نمبر 64/292 کے ذریعے پانی اور صحت وصفائی کے حق کو واضح طور پر تسلیم کیا اور یہ بھی تسلیم کیا کہ پینے کا صاف پانی اور صحت وصفائی تمام انسانی حقوق کو تسلیم کرنے کیلئے ضروری ہیں۔ یہ قرارداد تمام ممالک اور بین الاقوامی تنظیموں سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ سب کیلئے پینے کے صاف شفاف قابل رسائی اور سستے پانی اور صحت وصفائی کی سہولیات کی فراہمی کیلئے تمام ممالک خصوصاً ترقی پذیر ممالک کو مالی وسائل فراہم کریں۔ان کی صلاحیت بڑھانے میں ان کی مدد کریں اور ان کو ٹیکنالوجی منتقل کریں۔[38]

پاکستان کا آئین بھی تسلیم کرتا ہے کہ کوئی بھی شخص قانون کے مطابق زندگی اور آزادی سے محروم نہیں ہوگا (آرٹیکل 9)۔ لہٰذا تمام

شہریوں کو پینے کے صاف پانی اور صحت وصفائی کی سہولیات فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ حالانکہ صارفین کے تحفظ کیلئے قانونی فریم ورک موجود ہے تاہم پاکستان کے آئین اور قانونی فریم ورک میں پینے کے صاف پانی اور صحت وصفائی کے حق کو واضح طور پر تسلیم کرنے کی ضرورت ہے۔[39]

پاکستان نے نہ صرف تمام SDGs پر دستخط کیے بلکہ انہیں مقامی سطح پر متعارف کرانے کوششیں بھی شروع کر دی ہیں۔ اس میں وفاقی سطح پر پلاننگ کمیشن اور صوبائی سطح پر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹس نے ان SDGs کو مقامی سطح پر لانے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ اس کے علاوہ SDGs پر عملدرآمد کی نگرانی کیلئے پارلیمانی اور صوبائی اسمبلیوں کی کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔

اس کے علاوہ یہ ضروری ہے کہ مقنّنہ کی سطح پر وزارتوں اور محکموں کی کارکردگی پر نظر رکھنے والی سیکٹورل کمیٹیاں SDGs پر عملدرآمد کی مسلسل نگرانی کرتی ہیں۔ بہتر ہوگا اگر سیاسی جماعتیں اپنے پالیسی سیل قائم کریں۔ جو وقتاً فوقتاً قومی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کی جانب سے SDGs پر عملدرآمد کی پیش رفت پر نظر ثانی کر سکیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ سیاسی جماعتیں تمام شہریوں کو پینے کے صاف پانی اور صحت وصفائی کی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے پالیسی وضع کریں۔ اس شعبے کے ماہرین سے روابط پیدا کرنے کیلئے سیاسی جماعتوں کو نئے طریقے تلاش کرنے چاہئیں تا کہ پانی کی دستیابی، پانی کے معیار، تحفظ، کوالٹی کنٹرول اور اس کی قیمت کے مسائل پر قابو پایا جا سکے۔ اگرچہ SDGs عالمی سطح پر ہماری رہنمائی کرتے ہیں لیکن پاکستان کو قومی مسائل کے مقامی حل تلاش کرنے چاہئیں۔

پاکستان پائیدار ترقی کیلئے اقوام متحدہ کے اعلیٰ سطحی سیاسی فورم کے 2019 کے اجلاس میں وولنٹری نیشنل ریویو پیش کرے گا۔ لہذا ضروری ہے کہ تمام متعلقہ ادارے خصوصاً سیاسی جماعتیں عملدرآمد کی پیش رفت کی نگرانی کریں اور عالمی سطح پر پیش کرنے سے قبل پاکستان کو رپورٹ کے مسودے کے جائزے کا مطالبہ پیش کرنا چاہیے۔

حوالہ جات

1. United Nations Development Programme. "What are the Sustainable Development Goals." undp.org. http://www.undp.org/content/undp/en/home/sustainable-development-goals.html (accessed February 08, 2019).
2. European Environment Agency. "Water glossary." https://www.eea.europa.eu/themes/water/glossary ((accessed on February 13, 2019).
3. UN Water. "Human Rights to Water and Sanitation." http://www.unwater.org/water-facts/human-rights/ (accessed on February 13, 2019).
4. Ibid.
5. Ibid,
6. Ibid.
7. Ibid.
8. World Health Organisation. "Sanitation." https://www.who.int/topics/sanitation/en/ (accessed on February 13, 2019).
9. WHO International. "Annex 2: Safely Managed Sanitation Services." https://www.who.int/water_sanitation_health/monitoring/coverage/explanatorynote-sdg-621-safelymanagedsanitationsServices161027.pdf?ua=1 (accessed on February 13, 2019).
10. Ibid.
11. Ibid.
12. Food and Agriculture Organisation of the United Nations. SDG Indicator 6.4.1 - Water use efficiency. http://www.fao.org/sustainable-development-goals/indicators/641/en/ (accessed February 19, 2019).
13. UN Water. "Indicator 6.5.1 – Water resources management" http://www.sdg6monitoring.org/indicators/target-65/indicators651/ (accessed February 19, 2019).
14. SDG6Monitoring.Org. "Target 6.6 – Ecosystems." http://www.sdg6monitoring.org/indicators/target-66/ (accessed February 19, 2019).
15. UN Water. "Target 6.b – Stakeholder participation." http://www.sdg6monitoring.org/indicators/target-6b/ (accessed February 19, 2019).
16. UN Water. "Indicator 6.2.1 – Sanitation and hygiene." http://www.sdg6monitoring.org/indicators/target-6-2/indicators621/ (accessed February 19, 2019).
17. United Nations, Department of Economic and Social Affairs, Statistics Division. "Progress towards the Sustainable Development Goals 2018." https://unstats.un.org/sdgs/report/2018/goal-06/ (accessed February 5, 2019).

18. SDGs Knowledge Hub. “Stakeholders Report on SDG Progress and Challenges in Pakistan.” https://sdg.iisd.org/news/stakeholders-report-on-sdg-progress-and-challenges-in-pakistan/ (accessed February 13, 2019).

19. Mansuri, Ghazala; Sami, Mohammad Farhanullah; Ali, Muhammad; Doan, Hang Thi Thu; Javed, Bilal; Pandey, Priyanka; “When Water Becomes a Hazard : A Diagnostic Report on The State of Water Supply, Sanitation and Poverty in Pakistan and Its Impact on Child Stunting.” Working Paper. http://documents.worldbank.org/curated/en/649341541535842288/When-Water-Becomes-a-Hazard-A-Diagnostic-Report-on-The-State-of-Water-Supply-Sanitation-and-Poverty-in-Pakistan-and-Its-Impact-on-Child-Stunting (accessed February 10, 2019).

20. The Economic Survey of Pakistan, 2017-2018. http://www.finance.gov.pk/survey/chapters_18/16-Climate_change.pdf (accessed February 10, 2019).

21. The Gulf News. “21 million in Pakistan don't have access to clean water: report.” https://gulfnews.com/world/asia/pakistan/21-million-in-pakistan-dont-have-access-to-clean-water-report-1.2192988 (accessed February 19, 2019).

22. WaterAid. “The Water Gap. The State of the World's Water 2018.” March 2018. washmatters.wateraid.org. https://washmatters.wateraid.org/sites/g/files/jkxoof256/files/The%20Water%20Gap%20State%20of%20Water%20report%20lr%20pages.pdf (accessed on February 10, 2019).

23. The World Resources Institute. “Ranking the World's Most Water-Stressed Countries in 2040.” https://www.wri.org/blog/2015/08/ranking-world-s-most-water-stressed-countries-2040 (accessed February 12, 2019).

24. The World Resources Institute. “3 Maps Explain India's Growing Water Risks.” https://www.wri.org/blog/2015/02/3-maps-explain-india-s-growing-water-risks (accessed February 19, 2019).

25. WaterAid. “The Water Gap. The State of the World's Water 2018.” March 2018. washmatters.wateraid.org. https://washmatters.wateraid.org/sites/g/files/jkxoof256/files/The%20Water%20Gap%20State%20of%20Water%20report%20lr%20pages.pdf (accessed on February 10, 2019).

26. The Gulf News. “21 million in Pakistan don't have access to clean water: report.” Gulfnews.com. https://gulfnews.com/world/asia/pakistan/21-million-in-pakistan-dont-have-access-to-clean-water-report-1.2192988 (accessed February 12, 2019).

27. UN.Org. http://www.un.org/waterforlifedecade/index.shtml. (accessed February 12, 2019).

28. Dawn.Com. “Water conservation: For our sustainable future.” https://www.dawn.com/news/796021/water-conservation-for-our-sustainable-future. (as accessed February 10, 2019).

29. Daily Pakistan Global.

30. Pakistan Council of Research in Water Resources (PCRWR) Report "Water Quality Status of Major Cities of Pakistan 2015-2016." http://www.pcrwr.gov.pk/Publications/Reports/Water%20Quality%20Statu%20of%20Major%20Cities%20of%20Pakistan%202015-16.pdf (accessed February 09, 2019).

31. Crcp.org.pk. "Assessing the drinking water challenge in Pakistan." November 2018. https://www.crcp.org.pk/images/PDF/Publications/Drinking-Water--Policy-Brief--Nov2018-Formatted.pdf (accessed February 10, 2019).

32. Reliefweb.international. "2018 Water, Hygiene and Sanitation Barometer." March 2018. https://reliefweb.int/sites/reliefweb.int/files/resources/2018-Water-Hygiene-and-Sanitation-Barometer.pdf (as accessed on February 12, 2019).

33. Dawn.com. "Pakistan 7th Worst Country in Access to Sanitation." November 23, 2017. https://www.dawn.com/news/1372293. (as accessed February 12, 2019).

34. Dailytimes.com.pk. "The Cost of Poor Sanitation in Pakistan." January 14, 2019. https://dailytimes.com.pk/343821/the-cost-of-poor-sanitation-in-pakistan/. (as accessed February 12, 2019).

35. The Diplomat. "Is India Really 'Winning Its War' on Open Defecation?" https://thediplomat.com/2017/05/is-india-really-winning-its-war-on-open-defecation/ (as accessed February 12, 2019).

36. Brilliant Mpas.Com. "Change in Percentage Of Indian Households with Toilets From 2014 to 2017." https://brilliantmaps.com/indian-toilets/ (accessed February 13, 2019).

37. National Water Policy, 2018. Ministry of Water and Power. http://water.muet.edu.pk/wp-content/uploads/2018/08/National-Water-Policy.pdf (accessed February 18, 2019).

38. Un.org. http://www.un.org/waterforlifedecade/human_right_to_water.shtml (accessed February 10, 2019).

39. Crcp.org.pk. "Assessing the drinking water challenge in Pakistan." November 2018. https://www.crcp.org.pk/images/PDF/Publications/Drinking-Water--Policy-Brief--Nov2018-Formatted.pdf (accessed February 10, 2019).

Consolidating Democracy in Pakistan
تعمیر

ڈی اے آئی - سی ڈی آئی پی

آفس: 3rd فلور، بیورلی سینٹر، بلیو ایر، اسلام آباد